

امام ولی الدین خطیب تبریزی

جناب عبدالرشید عساقی صاحب

(۲)

۱۴- شرح مشکوٰۃ | مرتبہ شیخ عبدالعزیز کمالی سندھی

۱۵- شرح مشکوٰۃ | مصنف شیخ محمد سعید فاروقی سرہندی بن احمد-

۱۶- ذریعۃ النجاة شرح مشکوٰۃ | مصنف شیخ عبدالنبی شطاری گجراتی بن عبداللہ-

۱۷- ندینۃ النکات شرح مشکوٰۃ | مصنف سید محمد گجراتی بن جعفر الحسینی-

۱۸- شرح مشکوٰۃ | مرتبہ شیخ طیب سندھی برہانپوری بن ابوطیب-

۱۹- شرح مشکوٰۃ بزبان فارسی | یہ شرح چار جلدوں میں ہے اور یہ شرح ۲۴ شوال ۹۹۳ھ کو

مکمل ہوئی۔ اس شرح میں درج ذیل خصوصیات ہیں:-

- ۱- ضائقہ کے مرجعوں کی وضاحت -
- ۲- کلمات محذوفہ کا اعادہ -
- ۳- مبہم کی وضاحت -
- ۴- مقدر کی وضاحت -
- ۵- تخصیص و تعمم کی وضاحت -
- ۶- شرح کا متن سے ربط -
- ۷- ترکیب نحوی -
- ۸- ہر باب و فصل کی احادیث کی تعداد کا تعین -
- ۹- ہر کلمہ کے تعلقات کا بیان -
- ۱۰- کلام غیر مکمل کی تکمیل -
- ۱۱- زبان سہل فارسی ہے -

۲۰۔ نجوم المشکوٰۃ شرح مشکوٰۃ (عربی) | مرتبہ شیخ محمد صدیق۔

۲۱۔ شرح مشکوٰۃ | مرتبہ شیخ محمد نعیم جون پوری بن محمد فاضل۔

۲۲۔ طریقۃ النجاة | مشکوٰۃ شریف کی احادیث کا ترجمہ مصنفہ مولانا محمد ابراہیم آروی (دم ۱۳۲۷ھ)

بن عبدالعلیؒ

۲۳۔ التعلیق الصبیح علی مشکوٰۃ المصابیح | یہ مولانا محمد ادریس کاندھلوی مرحوم کی تصنیف ہے

اور اس کی چار نامکمل جلدیں ۱۳۵۲ھ میں دمشق سے شائع ہوئیں۔

۲۴۔ تفتح الرواة فی تخریج احادیث المشکوٰۃ (عربی) | اس کا ابتدائی حصہ مولانا سید احمد حسن دہلوی

(دم ۱۳۳۵ھ مطابق ۱۹۲۰ء) تلمیذ شیخ اکل حضرت مولانا سید محمد زبیر حسین محدث دہلوی (دم ۱۳۳۱ھ

مطابق ۱۹۰۲ء) نے لکھا۔ اور کتاب الزکوٰۃ سے لے کر آخر تک مولانا ابوسعید شرف الدین محدث دہلوی

(دم ۱۳۸۱ھ مطابق ۱۹۶۱ء) نے لکھا۔

اس کی پہلی جلد مولانا حافظ ڈپٹی نذیر احمد دہلوی مرحوم کی نگرانی میں دہلی سے شائع ہوئی۔ دوسری

جلد کا مسودہ ڈپٹی صاحب مرحوم نے مطبع مجتہبائی دہلی کو طباعت کے لیے دیا تھا کہ گم ہو گیا۔ مولانا

ابوسعید شرف الدین کو اس کا سخت صدمہ ہوا۔

۱۹۵۸ء میں مطبع مجتہبائی دہلی، والوں کا سامان دہلی سے کراچی منتقل ہوا تو اس سامان میں یہ مسودہ

بھی تھا۔ جماعت اہل حدیث کے ممتاز عالم اور محقق حضرت مولانا محمد عطاء اللہ صاحب خلیفہ مدیر

الاعتصام لاہور کو جب اس کی اطلاع ملی تو آپ نے صرف کثیر سے یہ مسودہ حاصل کیا۔ اس کا کچھ حصہ لاپرواہ

اور گرم خوردہ تھا، جسے مولانا شرف الدین نے لکھا تھا۔ مولانا عطاء اللہ نے اس کو دوبارہ بڑی

محنت اور جانفشانی سے ایڈٹ کیا۔ مولانا کا یہ علمی کارنامہ ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔

مولانا اب اس کوشش میں ہیں کہ یہ علمی کتاب جلد از جلد زبور طباعت سے آراستہ ہو جائے۔

۱۔ اسلامی علوم و فنون ہندوستان میں ص ۲۲۰

۲۔ تذکرۃ المحدثین جلد ۲ ص ۲۶۲

۳۔ تراجم علماء حدیث ہند ج ۱ - ص ۱۸۲

۲۵۔ مشکوٰۃ مع حاشیہ و تعلیق ۳۸۰ شرح میں ابو بکر شادیں نے مشکوٰۃ کا تہی کی نسخوں سے مقابلہ و تصحیح کر کے ناصر الدین الیانی کے تحشیہ و تعلیقات کے ساتھ دمشق سے شائع کیا ہے۔ مولانا ضیاء الدین اصلاحی لکھتے ہیں:-

اس میں حدیثوں پر دو طرح کے نمبر دیے گئے ہیں۔ ایک تو کتاب کی مسلسل حدیثوں کے لحاظ سے اور دوسرے ابواب کی حدیثوں کی تعداد کو نظر ہر کرنے کے لیے۔ خواہی میں حدیث کے عزیز اور مشکل الفاظ اور وضاحت طلب امور کی تشریح کے علاوہ صاحب مشکوٰۃ کی مسامحتوں کا بھی ذکر ہے۔ مثلاً غلط سوالوں کی تصحیح کی گئی ہے اور جہاں سرے سے حوالے نہیں دیے گئے ہیں، وہاں حوالوں کی تخریج کی گئی ہے۔ جہاں ایک ہی حوالہ تخریج کیا گیا ہے وہاں مزید دوسرے حوالے بھی تخریج کیے گئے ہیں۔ بعض جگہ مشکوٰۃ میں دو حوالے دے کر الفاظ کو ان میں سے کسی ایک سے متعلق کیا گیا ہے۔ لیکن محشی نے اس کے بجائے دوسری کتاب کے الفاظ بتائے ہیں۔ بعض حدیثوں کو مشکوٰۃ میں مرفوع، متصل، اور سند بتایا گیا ہے، لیکن حاشیہ میں ان کے موقوف، منقطع اور مرسل ہونے کا ذکر ہے۔ اسی طرح اس میں جن کو موقوف وغیرہ کہا گیا ہے۔ اس میں ان کے برعکس ہونے کی تصریح کی گئی ہے۔ اسی طرح مشکوٰۃ میں اگر امام ترمذی کی روایتیں نقل کر کے ان کی تصحیح و تحمین یا تصنیف وغیرہ کا کوئی ذکر نہیں کیا ہے تو اس میں یہ کمی پوری کر دی گئی ہے۔ جن حدیثوں کو مصنف نے نامکمل نقل کیا ہے، محشی نے اس کو مکمل نقل کر دیا ہے۔ جن حدیثوں کے بعض الفاظ اور قریبے نقل ہونے سے وہ گئے ہیں، یا ان میں کسی طرح کا تغیر ہو گیا ہے تو حاشیہ میں ان کو اصل کے مطابق ٹھیک ٹھیک نقل کیا گیا ہے۔ اسی طرح جن حدیثوں کی سندیں ضعیف نقل ہوئی ہیں، ان کے یا تو صحیح طرق بیان کئے گئے ہیں یا ان کی تقویت کے لیے غواہد و متابعات بھی ذکر کر دیئے گئے ہیں۔

یہ خوبصورت اور دیدہ زیب ایڈیشن ۳ جلدوں پر مشتمل ہے۔ اور اس میں کئی فہرستیں بھی دی گئی ہیں۔ شروع میں امام بغوی (صاحب المصابیح) اور امام تبریزی (صاحب مشکوٰۃ المصابیح) کے حالات قلمبند کئے گئے ہیں، اور دونوں کتابوں (مصابیح و مشکوٰۃ) پر مختصراً تبصرہ

بھی ہے۔

۲۶ - زجاجة المصابیح | یہ مولانا سید ابوالحسنات عبد اللہ شاہ حیدر آبادی کی تصنیف ہے۔ اس کو مشکوٰۃ ہی کی طرز پر فقہی ابواب کے لحاظ سے مرتب کیا گیا ہے۔ اور عموماً کتب و ابواب بھی اس سے لیے گئے ہیں۔ البتہ مشکوٰۃ میں جہاں عنوانات میں شافعی مسلک کی رعایت کی گئی ہے وہاں اس میں فقہ حنفی کی رعایت مد نظر رکھی گئی ہے۔ ساتھ ہی حواشی میں حدیثوں کی مختصر تشریح بھی کی گئی ہے۔ یہ کتاب عربی میں ہے اور اس کا اردو ترجمہ بھی ہو چکا ہے۔

۲۷ - شرح مشکوٰۃ (عربی) | استاذ العلماء حضرت العلامة مولانا حافظ محمد گوندلوی مدظلہ العالی سابق المیر جمعیتہ اہل حدیث۔

آپ نے مشکوٰۃ کی شرح لکھنی شروع کی مگر کتاب العلم تک ہی لکھ سکے کہ اس کے بعد یہ سلسلہ رک گیا۔

۲۸ - مرعاة المفایح فی شرح مشکوٰۃ المصابیح | یہ شرح جمعیتہ اہل حدیث ہند کے ممتاز عالم و محدث مولانا ابوالحسن عبید اللہ رحمانی مبارک پوری مدظلہ العالی کی تصنیف ہے۔ مولانا عبید اللہ رحمانی مشہور اہل حدیث عالم مولانا عبدالسلام مبارک پوری (م ۱۳۲۲ھ مطابق ۱۹۲۲ء) صاحب سیرۃ البخاری کے صاحبزادے ہیں۔ محرم ۱۳۲۲ھ میں مبارک پور ضلع اعظم گڑھ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی عربی و فارسی کی کتابیں اپنے والد ماجد مولانا عبدالسلام سے پڑھیں۔ ان کے علاوہ آپ کے اساتذہ میں مولانا غلام سیحی کانپوری، مولانا احمد اللہ امرتسری، مولانا حافظ عبدالرحمن اور مولانا عبدالعلی عبدالرحمن محدث مبارک پوری صاحب تحفۃ الاحوزی فی شرح جامع الترمذی (م ۱۳۵۳ھ مطابق ۱۹۳۹ء) کے نام قابل ذکر ہیں۔

تکمیل تعلیم کے بعد شیخ عطا الرحمن کے مدرسہ رحمانیہ دہلی میں مدرس مقرر ہوئے۔ انہی دنوں مولانا عبدالرحمن مبارک پوری صاحب تحفۃ الاحوزی مکفوف البصر ہو گئے تھے۔ اور آپ کی اپنی شرح

لہ تذکرۃ المحدثین جلد ۲ ص ۲۶۳

لہ ایضاً ص ۲۶۲

تحفۃ الاحوزی کی تکمیل کے سلسلے میں ایک ایسے لائق عالم و فاضل کی اعانت کی ضرورت تھی، جو فتویٰ حدیث سے خاص مناسبت اور ادب سے ذوق رکھتا ہو۔ چنانچہ مولانا عبدالرحمن مرحوم کی نظر آپ پر پڑی۔ شیخ عطاء الرحمن صاحب مہتمم مدرسہ رحمانیہ نے آپ کو مبارک پور بھیج دیا اور آپ کی عزمت کو مجال رکھا۔ چنانچہ آپ نے دو سال مولانا عبدالرحمن صاحب کے سامنے بطور معاون رہ کر تحفۃ الاحوزی کی آخری دو جلدوں کی تکمیل کی۔

مرقاۃ المفاتیح کی اب تک ۳ جلدیں شائع ہوئی ہیں، جس میں دو جلدیں مبارک پور سے شائع ہوئی ہیں اور ایک جلد المکتبۃ السلفیہ لاہور کے زیر اہتمام شائع ہوئی ہے۔ مولانا ضیاء الدین اصلاحی لکھتے ہیں۔

”اس شرح میں پہلے کی اکثر شرحوں کا خلاصہ آگیا ہے۔ لائق شارح نے حدیثوں کی مفصل تشریح کر کے ان کے معانی و مطالب کی پوری وضاحت کی ہے۔ اس ضمن میں محدثین پر طعن و تشنیع کرنے، منکرین حدیث اور حدیثوں سے غلط نتائج مستنبط کرنے والوں کا جواب بھی دیا گیا ہے۔ اور ان کے نقص و تقصیر کو بھی رفع کیا گیا ہے۔ فقہی اختلاف نقل کرنے اور اثر فقر و اجتہاد کے مذاہب و دلائل بیان کر کے مرجع و قوی مسلک کی تعیین کی گئی ہے۔ شارح نے عموماً محدثین کے مذہب کی تصویب کی ہے اور مرجع احوال پر بعض جگہ رد و کد بھی کی ہے۔ حدیثوں کی مشکلات اور لغوی و سخوی مسائل کو حل کرنے پر خاص دھیان دیا گیا ہے۔ ان پر نقد و بحث کر کے ان کے درجہ مرتبہ اور قوت و ضعف کی وضاحت بھی کی گئی ہے۔ روایۃ کے مختصر ترجمے اور بلاوہ اہلکن کے متعلق ضروری معلومات تخریر کئے گئے ہیں۔ مشکوٰۃ کی پہلی اور تیسری فصل میں صحیحین کی جو حدیثیں نقل کی گئی ہیں، اگر ان کی تخریج دوسرے محدثین نے بھی کی ہے تو اس کا ذکر بھی کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح دوسری حدیثوں کی فصل کے لیے جو حوالے دیے گئے ہیں، اگر ان کی تخریج ان کے علاوہ دوسرے محدثین نے بھی کی ہے، تو

ان کی تصریح کر دی گئی ہے۔ جہاں مصنف نے حوالے تحریر نہیں کئے ہیں وہاں حوالوں کی تخریج کی گئی ہے۔ اگر مصنف سے الفاظ حدیث نقل کرنے میں کوئی مسامحت ہوئی ہے تو اس کی تصحیح کر دی گئی ہے۔ یا اگر انہوں نے صحیحین کی جو حدیثیں پہلی فصل کے بجائے دوسری فصل میں اور دوسرے محدثین کی حدیثیں دوسری کے بجائے پہلی فصل میں بیان کی ہیں تو ان پر تنبیہ کی گئی ہے اور جن حدیثوں کو مصنف نے مختصر نقل کیا ہے، ان کا پورا متن اس میں نقل کر دیا گیا ہے۔ مسلسل حدیثوں پر نمبر دیے گئے ہیں۔ ابواب کی حدیثوں میں علیحدہ نمبر بھی لگے ہیں۔ شروع میں کئی مفصل فہرستیں اور ایک مقدمہ ہے۔ اس میں اصول حدیث پر عالمانہ گفتگو کی ہے۔

۲۹۔ مظاہر حق | یہ اردو میں مشکوٰۃ کا ترجمہ اور اس کی شرح ہے۔ ترجمہ کی ابتداء شاہ محمد اسماعیل دہلوی (م ۱۲۶۷ھ) نے کی۔ مگر پھر ان کے ایما اور مشورہ مولانا قطب الدین خان دہلوی (م ۱۲۸۹ھ) نے اس کو شرح کی شکل دی۔ اردو میں ہونے کی وجہ سے اس شرح سے عوام کو بڑا فیض پہنچا ہے۔ یہ شرح کئی بار چھپ چکی ہے۔ مطبع نول کشور سے بھی شائع ہوئی۔ اور اب لاہور سے شیخ غلام علی اینڈ سنز نے بھی شائع کی ہے۔

مظاہر حق کی زبان و طرز بیان کی قدامت کی بنا پر دارالعلوم دیوبند کے بعض فضلاء نے اس کو موجودہ دور کی سہل اور سلیس زبان میں معارف مشکوٰۃ کے نام سے شائع کیا ہے۔ پہلی جلد ۱۹۶۲ء میں شائع ہوئی۔ شروع میں اصول حدیث کے مسائل و مباحث پر ایک مقدمہ بھی ہے۔

۳۰۔ ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح اردو | از مولانا حافظ محمد ابو الحسن مرحوم سیالکوٹی

۳۱۔ انوار المصابیح فی شرح مشکوٰۃ المصابیح (اردو) | از مولانا عبد السلام بستوی (م ۱۳۹۳ھ)

۱۔ تذکرۃ المحدثین ج ۲ - ص ۶۲ ۲۔ ایضاً ص ۶۲ ۳۔ ایضاً ص ۶۲ ۴۔ ایضاً
۵۔ ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات :
۶۔ اسلامی خطبات ص ۲

۳۲۔ ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح (اردو) | از مولانا عبدالاقول غزنوی (م ۱۳۱۳ھ) یہ مشکوٰۃ مشرقی

کا بین السطور ترجمہ ہے۔ اور اس کے ساتھ مختصر حاشیہ ہے۔ چار جلدوں میں ہے۔ سب سے پہلے یہ کتاب امرتسر سے طبع ہوئی۔ اب دوبارہ جامعہ اثریہ سائیکل پبل سے طبع ہوئی ہے۔

۳۳۔ ترجمہ اردو مشکوٰۃ المصابیح | از مولانا محمد اسماعیل السلقی سابق امیر جمعیتہ اہل حدیث پاکستان

(م ۱۳۸۶ھ مطابق ۱۹۶۵ء)۔ پہلی جلد مولانا محمد اسماعیل کے قلم سے ہے۔ اور باقی ۳ جلدوں کا ترجمہ مولانا سلیمان کیلانی نے کیا ہے۔ چاروں جلدیں مطبوعہ ہیں۔

سیارہ

صدر مجلس اذکار
نعیم صدیقی

سہ ماہی اشاعت خاص

افغانستان نمبر

جلد آ رہا ہے

دفتر سیارہ - ۸ - اے - ذیلدار پارک، اچھرہ - لاہور